مولانا قاری سعید الرحمٰن *

اسلامی غیرت کے تقاضے

مسلمانوں نے بحیثیت امت اسلام کے جن اصولوں کو چھوڑا ہوا ہے، ان میں ایک غیرت ایمانی بھی ہے، ایک حدیث میں ارشاد ہے کہ ''مومن غیرت مند ہوتا ہے'' اسی غیرت ایمانی کا نتیجہ ہوتا ہے کہ مسلمان کفر کے سامنے کبھی بھی گردن جھکانے کے لئے تیار نہیں ہوتا۔ اور جب کبھی بھی مسلمانوں نے غیرت ایمانی کو چھوڑا تو زوال وادبار کا ایسا غیر متناہی سلسلہ شروع ہوا جو کہیں رکتا ہوا معلوم نہیں ہوتا۔ پوری امت اپنے دین کو چھوڑنے کی پاداش میں ایسی گہرائی میں گر رہی ہے جس کا اندازہ نہیں لگایا جا سکتا، جب غیرت ایمانی سے ہم ہاتھ دھو بیٹھیں تو عقل بھی مسخ ہو جاتی ہے، غیرت نہ ہونے کی وجہ سے غیروں کی کاسہ لیسی ہی میں کامیابی کا راز سمجھا تا ہے، آج پورے دنیا کے مسائل مسلمانوں سے وابستہ ہیں، یہ مسائل اپنی کم فہمی اور ملی غیرت کے فقدان کی وجہ سے روز بروز بڑھ رہے ہیں، مسلمان حکمران اپنے طور پر خوش ہیں کہ ہم نے آقائے امریکہ کو خوش کر کے اپنے کو بچا کر بڑا تیر مارا۔ طالبان اور افغانستان پر اتنا کچھ لکھا جا چکا ہے کہ اب مزید ضرورت نہیں۔ تاریخ کا یہ ریکارڈ مستقبل کے مورخین کے لئے چھوڑ دیتے ہیں، طالبان کی اسلامی تحریک کو ختم کرنے میں ہم نے جو بے غیرتی اور ظالمانہ کردار ادا کیا ہے، وقتی طور پر شاید ہم اس کو نظر انداز کر دیں، لیکن تاریخ ہمیں معاف نہیں کرے گی۔ نہ اللہ کے یہاں ہمارے پاس اس کا کوئی جواب ہے، ایک مسلمان کے نزدیک اصل چیز آخرت کی جواب دہی ہے، وہاں پر ہم کیا عذر پیش کریں گے کہ امریکی وہشت گردوں کے سامنے ان نہتے مسلمانوں اور قرون اولی کی یادگار نشانی طالبان کو کیوں پیش کیا، اوران ظالموں کے ہاتھوں ان کو تہ تیغ کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ کے قانون ازلی میں ہمارے لئے ان کے قتل کرنے اور تباہ کرنے پر امریکہ کا پارٹنر بننے کی کوئی گنجائش نہیں تھی، جن جن لوگوں نے جس جس انداز سے اور جس جس طریقہ سے اس ظالمانہ کردار میں حصہ لیا، مسلمانوں کو اس اجتماعی نقصان پہونچانے پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے عذاب اور سزا کا قانون اٹل ہے، ہم لاکھ انکار کریں اور جعلی وجوہات اختراع کریں، لاجسٹک سپورٹ کے نام پر مسلمانوں کی ایک تاریخ مٹانے کے ہم مجرم ہیں۔ اس جرم کی سزا دنیا و آخرت میں کیا ملے گی۔ یہ اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے مگر قرآنی حقائق اور تاریخ سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ سزا عبرتناک ہوگی اور ظالموں کو چین نصیب نہ ہوگا، اسی

* مہتمم جامعہ اسلامیہ، راولپنڈی صدر

غیرت ایمانی کے فقدان کا مظاہرہ ہم نے اپنے محسنوں یعنی ایٹمی سائنسدانوں سے سلوک کے ساتھ کیا ہے، کھوکھلے نعرے ہیں جو کئی ہفتوں سے اخبارات اور ذرائع ابلاغ کی زینت بن رہے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ ایٹمی اثاثے مضبوط ہاتھوں میں ہیں۔ یہ عجیب مضبوط ہاتھ ہیں کہ ایٹم بم بنانے والوں کو دنیا کے لئے تماشا بنا دیا گیا، پاکستان کے وہ وزراء جو اپنی پارٹیوں کو چھوڑ کر کوچہ سیاست میں اپنی قیمت لگانے کے لئے اقتدار کے مزے لوٹ رہے ہیں۔ انہوں نے ایٹمی سائنسدانوں کی کردار کشی کو انتہا کردی ہے، امریکی وفاداری میں حدود سے متجاوز ہوکر روزانہ نت نئے بیانات سے اپنی نوکری پکی کررہے ہیں، ورنہ چہ نسبت خاک را با عالم پاک۔

ہر وزیر امریکہ سے مغلوبیت کا بیان دے رہا ہے گویا انکی تربیت ہی اس مقصد کے لئے ہوئی ہے کہ قوم کے دل میں امریکہ کی جابرانہ قوت اور ظالمانہ کردار کی دھاک بٹھائی جائے۔ قوم کے دلوں میں ان وزراء اور سرکاری ترجمانوں کے بیانات سے ایک زبردست اشتعال پیدا ہورہا ہے اور ایسا لاوا پک رہا ہے جو نہ معلوم ہماری اقدار کو بھسم نہ کردے، قوم میں ابھی غیرت ایمانی کی رمق باقی ہے، اور اسی سے کچھ ڈھارس بندھ رہی ہے، ورنہ ذرائع ابلاغ زرخرید غلاموں کی طرح امریکہ کی مدح سرائی میں لگے ہوئے ہیں۔ بعض صحافی حضرات اور تجزیہ نگاروں کو صرف یہ معروضی حقائق نظر آرہے ہیں کہ جس قدر جلد دوسرے معاملات کی طرح ایٹمی سائنسدانوں کو امریکی سولی پر چڑھا دیا جائے اسی میں ملک وقوم کی بہتری ہے۔ قوم کو بزدل اور بے ضمیر بنانے کی ایک گہری سازش ہورہی ہے۔ اور اسکے لئے عالم کفر نے سرمایہ کے ساتھ ہر حربہ کو اختیار کررکھا ہے

آج جرأت رندانہ کی ضرورت ہے، مسلمانوں کو ایسے حکمرانوں کی ضرورت ہے، جو طاغوتی طاقتوں کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر دیکھ سکیں۔ ایک مسلمان اگر دوسرے مسلمان کی مدد نہ کرسکے تو کم از کم دشمن کے ساتھ تو نہ دیں۔ ایران اور لیبیا نے کیا گل کھلائے۔ پورے عالم اسلام کے لئے شرم کا مقام ہے۔ اگر پاکستانی سائنسدانوں کی طرح ایٹم بم نہیں بنا سکے تو دوسروں پر الزام تراشی کی کیا ضرورت ہے۔ ایران، روسی سائنسدانوں کا نام نہیں لیتا، جو ببانگ دھل اس کی اب بھی مدد کررہے ہیں۔ ایران کو ''برادر ملک'' کہتے کہتے حکمرانوں کی زبانیں تھک گئی ہوں گی۔ مگر ''برادر ملک'' نے آج یہ حق نمک ادا کیا، اور جس امریکہ سے ظاہری دشمنی مول لی ہوئی ہے، اس کی خوشنودی کے لئے پاکستان کو موردِ الزام ٹھہرایا جارہا ہے، لیبیا بیچارے نے تو اپنا سب کچھ ساز وسامان بحری جہاز کے ذریعہ امریکہ بھیج کر اپنی نئی وفاداری کو رقم کیا ہے، نہ معلوم اس کا یہ عمل ''حریت واشتراکیت وعربیت'' کے کس زمرہ میں آئے گا۔

موجودہ بین الاقوامی حالات سے اندازہ ہوتا ہے کہ بھارت کو سلامتی کونسل کا مستقل ممبر بنانے کے لئے اس کی ایٹمی طاقت کو تسلیم کرلیا جائے گا۔ اور پاکستانی ایٹمی قوت کو سائنسدانوں کے کردار کشی کے ضمن میں لپیٹ کر ایک طرف کردیا جائے گا، پھر بھی حکمران کہیں گے کہ ایٹمی اثاثے مضبوط ہاتھوں میں ہیں۔ امریکی غلامی کی ایک حد ہوتی ہے،

ہم کہاں تک اس گہرے گڑھے میں گرتے جائیں گے۔ امریکہ پر اس وقت اسلام اور مسلمانوں کا ایک خوف طاری ہے۔ اس خوف میں ظلم کی ہر تاریخ رقم کرنے کے لئے وہ تیار ہے۔ یورپ ایشیا' مشرق وسطیٰ اور اب روس کے اردگرد ہوائی اڈے بنا رہا ہے۔ کہیں سے بھی اسکو خطرہ محسوس نہیں ہوتا ہے تو جو اس کی مرضی میں ہوتا ہے کرنے کے لئے تیار ہے۔ افغانستان وعراق اسکو ابھی تک ہضم نہ ہوسکے' افغانستان میں سینکڑوں امریکی فوجیوں کی ہلاکت کا اقرار پینٹاگان کر چکا ہے' اور امریکیوں کو خوش کرنے کے لئے ساتھ یہ بیان بھی دیتے ہیں کہ یہ ہلاکتیں اتفاقی حادثات کا نتیجہ ہیں' اور اب اپنی خفت مٹانے کے لئے ایک ممتاز امریکی اخبار ''شکاگو ٹریبون'' کی اطلاع کے مطابق ''پاک افغان سرحد پر القاعدہ کے مکمل صفایا کرنے کے لئے پاکستان کے تعاون اور صدر مشرف کی اجازت سے ایک بڑے آپریشن کی تیاری کی جارہی ہے'' غالباً صدر بش کو انتخابات میں کامیابی کے لئے اسامہ بن لادن کی گرفتاری کی ضرورت ہے۔ اور اس کے لئے اب دوبارہ پاکستان کو استعمال کرنے کا وقت آگیا ہے۔ ہم نے وانا آپریشن کے ذریعہ پہلے سے راستہ ہموار کر دیا ہے' شاید اسی لئے امریکہ پاکستان افغانستان کی مشترکہ کونسل کا اجلاس کابل میں طلب کیا گیا ہے۔ اس مشترکہ اجلاس کے بعد ہمیشہ پاکستان پر کوئی نہ کوئی آفت نازل ہوتی ہے' خدا کرے مسلمانوں کو مزید تباہی سے ہمکنار کرنے والے یہ مشترکہ اجلاس ناکام و نامراد ثابت ہوں۔ حامد کرزئی کی کمزور بنیادوں پر قائم ہونے والی حکومت کب تک امریکی اور یورپی آقاؤں کی امداد پر قائم رہے گی' یہ مضحکہ خیز خبر پریس میں آچکی ہے کہ چھ سات ہزار افغانیوں کو فوجی تربیت دے کر افغان آرمی کی بنیاد رکھی گئی ہے۔ اس میں تین ہزار افغان فوجی بھاگ گئے' یہ اس حکومت کی ناکامی کا بین ثبوت ہے اور افغانی اپنی تاریخ کو دھرا رہے ہیں کہ یہاں کوئی بیرونی طاقت قابض نہیں ہوسکتی' جہاں تک عراق کا تعلق ہے تو امریکی جریدہ ''یو۔ ایس۔ اے ٹوڈے'' کی ایک انتہائی خفیہ رپورٹ کے مطابق امریکی وزیر دفاع رمسفیلڈ نے ''قاعدہ بغدادی'' پڑھانے والے مدرسہ میں جو سبق حاصل کیا ہے' اس سے اپنے جنگی رفیقوں کو مطلع کرتے ہوئے کہا ہے کہ ''امریکہ اور اس کے حلیفوں کو ان دنوں عراق میں سنگین حالات کا سامنا ہے' عراق کی جنگ میں امریکہ کو شروع میں جو کامیابی ملی تھی' اس میں فی الحال پیش رفت ناممکن ہوگئی ہے اور اس میں شک نہیں کہ امریکی اور اتحادی فوجیں کسی نہ کسی طرح کامیابی حاصل کرنے پر قادر ہیں۔ لیکن یہ راستہ طویل اور دشوار گزار ہے'' عمان اور قاہرہ کے اخبارات و رسائل میں عراق سے متعلق جو خبریں مقالات اور تجزیاتی رپورٹیں شائع ہو رہی ہیں ان کے مطابق مشہور دانشور فہمی ہویدی نے عراقی مجاہدین کے حوالے سے لکھا ہے کہ صحابہ کرامؓ اور مجاہدین اسلام کے ناموں سے ۲۷ جماعتیں امریکہ و برطانیہ کے خلاف جہادی سرگرمیوں میں مصروف ہیں۔ عراق کے مشہور قوم پرست لیڈر عبدالکریم علومی کی رپورٹ عرب اخبارات میں شائع ہوئی ہے وہ لکھتے ہیں کہ ''امریکہ اور اسرائیل نے اپنے (ظالمانہ) اقدامات سے عراقیوں کو منظم کرنے میں بڑی قیمتی مدد دی ہے' وہ کہتے ہیں کہ امریکہ نے عراق پر قبضہ کرتے ہی پندرہ لاکھ عراقی فوجیوں کو چھٹی

دے دی۔ دس لاکھ بعثی ارکان وممبران اور دو ہزار یونیورسٹی کے اساتذہ کو بھی برطرف کر دیا۔ جس کے نتیجہ میں ان سب نے امریکہ کے خلاف اسلحہ اٹھانے کا ارادہ کرلیا' دوسری طرف اسرائیل نے یوں عراقیوں کی مدد کی کہ امریکیوں کو انہوں نے بتایا کہ عراقیوں پر قابو پانے کا سب سے بہتر طریقہ یہ ہے کہ ان کے گھروں کو بلڈوزوں سے برابر کر دیا جائے۔ ان کی خواتین کی عصمت دری کیجئے کم سن بچوں اور نوجوانوں کو چن چن کر مارا جائے۔ ان حرکتوں سے وہ عراقی بھی امریکی فوجوں کے خلاف ہو گئے جو امریکہ کو نجات دہندہ سمجھتے تھے'' روزنامہ الاہرام قاہرہ کے مطابق'' عراق میں امریکی فوجیوں پر روزانہ ۳۰ سے ۳۵ تک حملے ہوتے ہیں اور ہر روز نئی حکمت عملی اور نیا طریقہ اختیار کیا جاتا ہے'' امریکی وزارت شکست پینٹا گون نے بڑے دباؤ کے بعد ابھی حال ہی میں جو اعداد وشمار جاری کئے ہیں کہ ۳۰ نومبر تک دس ہزار امریکی بغداد سے فارغ ہو کر امریکہ جا چکے ہیں' ان میں مقتولین اور زخمیوں کے علاوہ اعصابی' نفسیاتی اور جسمانی امراض میں مبتلا لوگ شامل ہیں' نیز جو امریکی چھٹی لے کر آتے ہیں وہ دوبارہ جانے کے لئے تیار نہیں ہوتے۔ یہ خبر بھی مغربی ذرائع ابلاغ سے آچکی ہے کہ جرمنی کے فوجی ہسپتالوں میں جن امریکی فوجیوں کا علاج کیا جارہا ہے' وہ راتوں کو سوتے ہوئے ڈر جاتے ہیں' بڑبڑانے لگتے ہیں یا خوف سے چیخنے لگتے ہیں' مڈل ایسٹ خبر رساں ایجنسی نے کرد ذرائع سے خبر دی ہے کہ لاطینی امریکہ کے فوجی خاص طور سے راہ فرار اختیار کر رہے ہیں' ہر روز دس فوجیوں کا اوسط ہے' ترکی اور ایران کی سرحدیں ان بھگوڑے فوجیوں کی پناہ گاہ ہیں' سمگلر ایک امریکی کو فرار میں مدد دینے پر پانچ سو ڈالر نقد وصول کرتے ہیں' ان حالات میں قوم کو امریکہ کی قوت وطاقت سے ڈرانے کی بجائے ان حقائق کی طرف توجہ دلانے کی ضرورت ہے جن میں ہماری کامیابی کی ضمانت ہے۔ حضرت عمرؓ کو جب ایک کمانڈر نے اپنی فوج کی کمزوری اور شکست کا ذکر کیا تو فرمایا'' معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری میں کمی آگئی ہے۔ اس لئے گناہ سے بچو' ظاہری طاقت میں دشمن زیادہ قوت والا ہے' اللہ تعالیٰ کی اطاعت سے اس کی ظاہری طاقت کا تم بخوبی مقابلہ کرسکو گے''

آج غضب خداوندی کو دعوت دینے والے سب اعمال ہم کر رہے ہیں'' فحاشی اور بے حیائی لازمہ زندگی بن چکی ہے' بغیر سود کے ہمارے لئے گزارا مشکل ہے' اللہ تعالیٰ کی مدد آج بھی آسکتی ہے' بشرطیکہ ہم اس کے بندے بن جائیں۔ امریکہ کی بندگی سے انکار کریں۔

............خط وکتابت کرتے وقت اپنے خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیجئے............

مضمون نگار حضرات سے گزارش ہے کہ وہ اپنا مقالہ اصل اور صفحہ کے ایک جانب لکھ کر بھیجا کریں